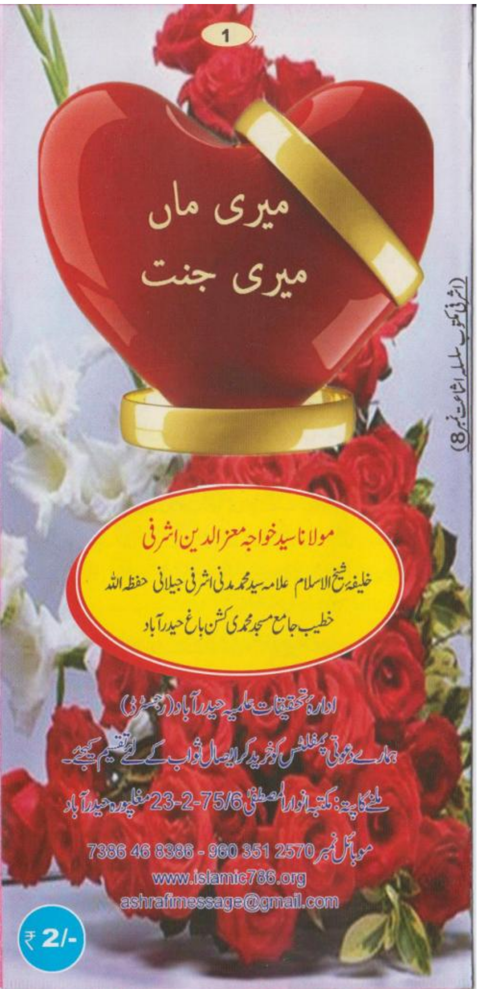

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماں، کیا تعریف کروں میں اس لفظ کی شاید ایسے الفاظ ہی نہیں بنے جو اس لفظ کی اہمیت کو بیان کر سکے دُنیا کے سارے پھول ایک طرف ماں کے قدموں کی دھول ایک طرف۔ ماں، جنت کو پانے کا ایک آسان راستہ ہے۔ ماں، جس کا احسان انسان دنیا میں آنے یعنی ماں کے پیٹ سے قبر میں جانے تک چلتا رہتا ہے۔ ماں، ایک ایسا پھول، جس کی مہک کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ماں، ایک ایسا سمندر، جس کی محبت کا پانی اپنی سطح سے بڑھ تو سکتا ہے مگر کبھی کم نہیں ہوتا۔

ماں، ایک ایسی دولت جس کو پانے کے لئے دنیا کے سارے خزانہ کم پڑ جاتے ہیں۔ ماں۔ ایک ایسی دوست ہے جو کبھی بیوفا نہیں ہوتی۔ ماں، ایک ایسا خواب جو ایک تعبیر بن کر ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ ماں، ایک ایسی مہک ہے جو کبھی کم نہیں ہوتی بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی رہتی ہے۔ ماں، ایک ایسی پرچھائی ہے جو ہر مصیبت کی دھوپ میں ہمیں بچانے کے لیے سائبان ہے۔

ماں، ایک ایسی محافظ ہے جو ہمیں گرنے سے پہلے ہی تھام لیتی ہے۔ ماں کے لبوں سے نکلی ہوئی دُعا کبھی رد نہیں ہوتی ہے۔ ماں، ایک ایسی خوشی ہے جو کبھی غم نہیں دیتی۔

ماں کسی کی بھی ہو اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین احسان ہے، ماں کا وجود اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے، ماں دنیا کی دھوپ مشکلات اور مصائب کی گرمی میں جنت الفردوس کا سایہ دار شجر ہے، ماں کے قدموں کے نیچے اولاد کی جنت ہے، کسی دانشمند کا قول ہے کہ "دنیا کی تمام رعنائیاں سارا حسن و جمال ساری کی ساری لطافت و دلکشی اور تمام تر خوبصورتی چھین لی جائے اور صرف اور صرف ماں کا وجود قائم رہے تو دنیا کے حسن و جمال اور رعنائی و کمال میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی"

ماں اولاد سے والہانہ محبت کرتی ہے، ماں کی محبت میں کوئی غرض پوشیدہ نہیں ہوتی، ماں کی محبت ہر قسم کے لالچ سے پاک ہوتی ہے، ماں کے سینہ میں وفا ہی وفا ہے، ماں اپنی وفاؤں کا کبھی بدلہ نہیں چاہتی، ماں کا ایثار بے مثال ہے، ماں اولاد کے لئے سب

کچھ نثار کر سکتی ہے بلکہ سب کچھ قربان کر دیتی ہے، ماں کے لئے جو کچھ لکھا جائے کم ہے، ماں اولاد کے لئے محبت ہی محبت ہے، فرحت ہی فرحت ہے، راحت ہی راحت ہے، پیار ہی پیار ہے، ایثار ہی ایثار ہے، قرار ہی قرار ہے اور بہار ہی بہار ہے، ماں وہ عظیم نعمت ہے جس کی نہ مثال ہے نہ نظیر ہے نہ بدل ہے اور نہ ہی جواب ہے، ایثار اور خلوص کی انتہائی بلندیوں کا نام ماں ہے، مہر و وفا کی اتھا گہرائیوں کا نام ماں ہے، ماں کی ممتا میں کیف ہی کیف ہے، سرور ہی سرور ہے، نور ہی نور ہے، سکون ہی سکون ہے، راحتیں ہی راحتیں ہیں، نعمتیں ہی نعمتیں ہیں، تسکین ہی تسکین ہے، تقدس ہی تقدس ہے، ایثار ہے پیار ہے، بہار ہے، عظمت ہے، صداقت ہے، لطافت ہے، ذوق ہے شوق ہے، عشق ہے، وجدان ہے رحم ہے کرم ہے، اخلاص ہے، احساس ہے، ماں کی ممتا سر چشمہ حیات ہے، مرکز تجلیات ہے، ماں کی ممتا میں ریاکاری نہیں مطلب برآری نہیں، ماں کی ممتا میں پھولوں کی نکہت کلیوں کی مسکراہٹ ہے، ماں کے الفاظ اور آواز میں لطافت ہے، ماں کے چہرے میں چاند کی تابانی اور ستاروں کی ضیاء ہے، ماں کی آغوش میں کافوری ٹھنڈک ہے، ماں کی آنکھوں میں آبِ حیات ہے، ماں کے دل میں اولاد کی محبت کا سمندر ہے، ماں کا وجود اپنی وفاؤں کا معاوضہ لینے سے پاک ہے، یہ ایسی حقیقت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، غور کرو چرند پرند کو اپنی اولاد سے کس معاوضہ کی امید ہو سکتی ہے، کس نفع کی توقع ہو سکتی ہے؟ اور ہم سب جانتے ہیں ننھے منے پرندوں سے لیکر بڑے سے بڑے جانور تک اپنی اولاد سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔

اسی لئے رب کریم نے انسان کو اپنے والدین کے لئے دعاء رحمت طلب کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ بچپن میں اس کے لئے مثل پروردگار ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کسی کی مثل اور مثال ہونے سے پاک ہے لیکن ارشاد فرمایا کہ كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ۝

ماں کے بارے میں ایک دن میں نے عالم تصور میں آسمان کی بلندیوں سے پوچھا، زمین سے پوچھا، چاند سے پوچھا، چاندنی سے پوچھا، اندھیروں سے پوچھا، اُجالوں سے پوچھا، دنیا کے رنگین نظاروں سے پوچھا، ستاروں سے پوچھا، بادلوں سے پوچھا، سمندر سے پوچھا، صحراؤں سے پوچھا، دریاؤں سے پوچھا، پہاڑوں سے پوچھا شاعروں سے پوچھا، گلشن کے مالیوں سے پوچھا، گلوں کی خوشبوں سے

پوچھا، پرندوں کی سریلی آوازوں سے پوچھا، ننھے منے بچوں کی صداؤں سے پوچھا، فضاؤں سے پوچھا، پریشان حال لوگوں کی دعاؤں سے پوچھا، مکہ مدینہ سے آنے والی ہواؤں سے پوچھا، خدا کی قدرت کے حسین نظاروں سے پوچھا کہ ذرا مجھے بتاؤ ماں کیا ہوتی ہے؟ آسمان نے کہا، ماں کی عظمت و رفعت افلاک سے بڑھ کر ہے۔ زمین نے کہا، ماں کے پیروں کی دھول میں جنت کے پھول اُگتے ہیں، چاند نے کہا، ماں ایسی میٹھی روشنی جس میں ممتا اور محبت کی کلیاں مسکراتی ہیں۔ چاندنی نے کہا، ماں ایسی نورانی شئے ہے جس میں ٹھنڈک ہے، نرمی ہے، گرمی نہیں۔ تاریکی نے کہا، ماں ایک تابندہ ستارہ ہے جو اندھیرے میں روشنی بکھیرتی ہے۔ ستاروں نے کہا، ماں ایسا چراغ ہے جس کی تابندگی کے آگے چاند اور سورج روشنی کی خیرات طلب کرتے ہیں، بادلوں نے کہا، ماں کی نظرِ کرم ابرِ رحمت کا خوشگوار سایہ ہے۔ سمندر نے کہا، ماں کا دل مجھ سے بھی زیادہ گہرا ہے، جہاں پر رنج و غم چھپ جاتے ہیں۔ شاعروں نے کہا، ماں ایسا نغمہ ہے جس کی لوری سے پرندے بولنا سیکھتے ہیں، گلشن کے مالیوں نے کہا، ماں شبنم ہے جس کے وجود سے چمن کی شان ہے۔ پھولوں نے کہا، ماں ایسی خوشبو ہے جس کے وجود سے پوری کائنات معطر رہتی ہے۔ پھلوں نے کہا ہم میں جو میٹھاس ہے وہ ماں کی ممتا کی امانت ہے، آبشاروں نے کہاں ہم میں جو روانی ہے وہ ماں کی محبت کی کہانی ہے، خدا کی قدرت کے نظاروں نے کہا، ماں اللہ کی طرف سے دنیا والوں کو عظیم تحفہ اور انعام ہے۔ ماں جس کی پیشانی میں نور، جس کی آنکھوں میں سرور، جس کی باتوں میں محبت، جس کے دل میں رحمت، جس کے ہاتھوں میں شفقت، جس کے پیروں میں جنت اور جس کے آغوش میں پوری دنیا کا سکون رکھ دیا گیا اور پھر اس کی عظمت کا اعتراف خالق نے مخلوق سے اس طرح کروایا کہ خدا کی بندگی اور رسول کی پیروی کے بعد اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا سب سے بڑا درجہ کسی کو حاصل ہے تو وہ ماں ہے۔ جس کو صرف محبت بھری نظر سے دیکھ لینے سے حج مبرور کا ثواب مل جاتا ہے۔ سب مائیں ایک جیسی ہوتی ہیں اور اِن کی دعائیں بھی ایک جیسی ہوتی ہیں گھر کی دہلیز کے اندر قدم رکھتے ہوئے ٹھنڈک اور طمانیت کا احساس ماں کے وجود سے ہی ہوتا ہے اسی لئے ماں سے ٹوٹ کر محبت کرنے والے کہتے ہیں کہ "ماں کی دعاء خدا کی رضا"۔

"ماں کی دعاء جنت کی ہوا"۔ ہر انسان کی کامرانیوں کے پیچھے اس کی ماں کی طاقتور دعائیں ہوتی ہیں کیونکہ ماں کا فیضان اولاد کو اپنی بانہوں میں سمیٹے رکھتا ہے۔ ماں کی شان کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ دو جہانوں کے رب نے ماں کو اس معراج تک پہنچایا کہ جنت اس کے قدموں تلے رکھ دی اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "ماں باپ کے چہرے پر ایک نگاہ ڈالنا ایک حج مبرور کے برابر ثواب ہے، جتنی بار ماں باپ کے چہرے کی جانب دیکھو سمجھو تم نے اتنی بار حج کا ثواب پایا"۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے ہر ہر رشتے کے حقوق فرائض کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں اور ماں باپ کے متعلق تو رب تعالیٰ نے خصوصی احکامات نازل کیے ہیں۔ "اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز و اِنکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے رہو: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت و شفقت سے) پالا تھا" 1۔ نیز پیارے نبی ﷺ نے ماں کے متعلق بہت واضح احکامات دیئے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: پھر تمہارا باپ ہے۔ دراصل ہم لوگ غیروں کی دیکھا دیکھی اپنا سب کچھ بھولتے جا رہے ہیں۔ اور ہر چیز جو غیروں کی ہے اس کو اپنا لیا ہے حالانکہ ہمارے پاس ہر مسئلے کا حل موجود ہے اور ہر چیز کے متعلق بہت واضح احکامات ہیں۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث عزت اور آخرت میں باعث جنت ہے۔ ماں ایک ایسا پختہ مقدس اور دائمی رشتہ ہے جس سے بڑا تعلق پوری دنیا میں نہیں کیونکہ ماں شفقتوں، محبتوں، بہاروں، خوشبوؤں، راحتوں اور اللہ کی رحمتوں کا خزانہ ہے"۔

1۔ سورۂ بنی اسرائیل آیت 23 اور 24۔

ماں کے نام

موت کی آغوش میں جب تھک کے سو جاتی ہے ماں
تب کہیں جا کر سکوں تھوڑا سا پا جاتی ہے ماں
فکر میں بچوں کی کچھ اسطرح گھل جاتی ہے ماں
نوجواں ہوتے ہوئے بوڑھی نظر آتی ہے ماں
اوڑھتی ہے خود تو غربتوں کا بوسیدہ کفن
چاہتوں کا پیرہن بچوں کو پہناتی ہے ماں
روح کے رشتوں کی یہ گہرائیاں تو دیکھیے
چوٹ لگتی ہے ہمیں اور چلاتی ہے ماں
اپنے پہلو میں لٹا کر اور طوطے کی طرح
اللہ! اللہ! سنا کر ہم کو رٹواتی ہے ماں
گھر سے جب بھی دور جاتا ہے کوئی نورِ نظر
ہاتھ میں قرآن لے کر در پہ آ جاتی ہے ماں
دے کے بچوں کو ضمانت میں خدائے پاک کی
پیچھے پیچھے سر جھکائے دور تک جاتی ہے ماں
لوٹ کے جب بھی سفر سے گھر آتے ہیں ہم
ڈال کے بانہیں گلے میں سر کو سہلاتی ہے ماں
وقت آخر ہے اگر پردیس میں نورِ نظر
اپنی دونوں پتلیاں چوکھٹ پر رکھ جاتی ہے ماں
پیار کہتے ہیں کسے اور ماما کیا چیز ہے
کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مر جاتی ہے ماں
سال بھر میں یا کبھی ہفتے میں جمعرات کو
زندگی بھر کا صلہ اک فاتحہ پاتی ہے ماں

نوٹ: اس نظم کے شاعر کا نام معلوم نہیں ہو سکا، رب کریم اس نظم کے لکھنے والے کی اور ہم سب کے ماں باپ کی مغفرت فرمائے (آمین)

اشرفی آفسٹ پریس: 7386467386-9603512570